## امی عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں احمد رضا خان کے صریح گستاخانہ اشعار کے دفاع کا جواب

آیئے! اب آگے بڑھتے ہیں اور اوکاڑوی صاحب کے دیگر اعتراضات کی طرف بڑھتے ہیں۔

صفحہ نمبر 117 سے لیکر 121 پر اوکاڑوی صاحب اپنے آلہ حضرت کے حدائق بخشش حصہ سوم میں ام المؤمنین ، افضل نساء العالمین ،صدیقۃ الکبریٰ ،امی عائشہ صدیقہ طیبہ ،طاہرہ ،مطہرہ ومنورہ کے بارے میں کہے گئے انتہائی غلیظ اور گستاخانہ اشعار کا دفاع کرنے کی ناکام ونامراد کوشش کی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ چونکہ حدائق بخشش حصہ سوم آلہ حضرت کی زندگی میں شائع نہیں ہوا اس لیے اسے آلہ حضرت کا کلام کہنا ٹھیک نہیں۔ نیز جس پریس سے شائع کیے گئے وہ مسلمانوں کا نہیں تھا۔اس لیے ہوسکتا ہے انہوں نے کوئی گڑ بڑ کر دی ہو۔اور آلہ حضرت کے اس کلام کو جمع کرنے والے محبوب علی خان صاحب نے توبہ کر لی ہے تو سنی دیوبندی اس کے باوجود اس پر اعتراض کیوں کرتے ہیں۔جواب سے پہلے آیئے! وہ گندے اشعار ملاحظہ فرمایئے! امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بار بار معافی مانگتے ہوئے فقیر یہ اشعار نقل کر رہا ہے۔فداك ابي وامي یا اماں عائشہؓ اگر آپ کے دشمنوں کو بے نقاب نہ کرنا ہوتا تو آپ کا یہ گنہگار بیٹا کبھی بھی یہ اشعار نقل نہ کرتا۔محترم قارئین! آیئے! اوکاڑوی صاحب کے آلہ حضرت کے وہ گندے اشعار ملاحظہ فرمایئے!

تنگ وچست لباس ان کا اور وہ جوبن کا بھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر



یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ وبر
خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حسن ابلہ کی صورت بڑھ کر
خامہ کس قصد سے اوٹھا تھا کہاں جا پہنچا
راہِ نزدیک سے ہو جانب تشبیب سفر
تن اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو
سورۂ نور ہو سر پر گہر آمان معجر!
یَاحُمَیْرَا کا تن پاک پے گلگوں جوڑا
کَلِّمِیْنِیْ کے در آویزۂ گوش اطہر
ہیں کہاں مالنیں سرکار کی عفت حرمت
کہد وگجرے کو بڑھیں پھولوں کا گہنا لیکر
چمن قدس کے بیلے کا جبیں پر چھپکا
نَحْنُ اَقْرَبُ کی چنبیلی سے گلے کا زیور
باغ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن
آیۂ نور کا ماتھے پہ منور جھومر

**{حدائق بخشش ،حصہ سوم،صفحہ نمبر 37،شائع کردہ کتاب خانہ اہل سنت جامع ریاست پٹیالہ مطبوعہ نابھ سٹیم پریس نابھ}**

محترم قارئین! پہلی بات تو یہ ہے کہ ان شروع والے چند گندے اشعار کی وضاحت کی ہمت اس فقیر میں تو بالکل نہیں۔اس لیے اگر ان کی وضاحت درکار ہو تو کسی





لغت اٹھا کر مشکل الفاظ کے معانی دیکھ لیں یا کسی اچھی طرح اردو سمجھنے والے کو بتائیں وہ آپ کو ان کی تشریح کر دے گا۔اور یہ نقل کردہ اشعار مسلسل ہیں۔اور" علیحدہ " لکھنے سے ان اشعار کے گستاخانہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان اشعار میں" یا حمیرا" کا لفظ اس بات کی وضاحت کر دیتا ہے کہ یہ اشعار سیدہ وصدیقۂ کائنات کے لیے ہی کہے جا رہے ہیں۔اس لیے کہ یہ سیدہ کا وہ نام ہے جس سے سرکار دو عالم ﷺ انہیں پکارا کرتے تھے۔

اوکاڑوی صاحب کی اس بے ہودہ تاویل کو دیکھ کر قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دوسروں پر دن رات گستاخ گستاخ کا فتویٰ لگانے والے یہ" وہابی بریلوی غیر اسلامی " کس قدر گستاخ ہیں کہ جب ان کے سامنے ان کی واضح گستاخی پر مبنی اشعار پیش کیے جائیں تو ان کی ساری کوشش اس بات پر ہوتی ہے کسی طرح سے اپنے آلہ حضرت کو بچائیں۔

ان گندے اشعار کے دفاع میں اوکاڑوی صاحب کی کہی گئی باتوں کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) چونکہ یہ احمد رضا کی زندگی میں نہیں چھپا اس لیے یہ احمد رضا کا کلام نہیں۔

(۲) اس کو مرتب کرنے والے جناب محبوب علی خان صاحب اکی پروف ریڈنگ نہیں کر سکے اور پریس والے بد مذہب تھے اس لیے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

"(۳) اس کو مرتب کرنے والے جناب محبوب علی خان صاحب نے اپنی طرف سے توبہ نامے بھی شائع کیے لیکن اہل سنت دیوبند والے انہیں پھر بھی معاف نہیں کرتے۔



### جواب

آیئے! پہلے ہم بریلوی حضرات کی مستند کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم احمد رضا کا کلام ہے یا نہیں؟

**ڈاکٹر حامد علی بریلوی لکھتے ہیں:**

" آپ کا تخلص رضا تھا آپ کا نعتیہ دیوان" حدائق بخشش" کے نام سے تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور تین چار ایڈیشن نکل چکے ہیں"

**{المیزان امام احمد رضا نمبر، صفحہ نمبر 447}**

مولانا عزیز الرحمٰن بہاولپوری بریلوی لکھتے ہیں:

" مولانا محبوب علی خاں قادری نے امام احمد رضا کا کلام متفرقات سے حاصل کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع کر دیا،خود ان کا بیان ہے:

مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کلام جواب تک چھپا نہیں ہے بڑی کوشش وجانفشانی سے بریلی شریف ومارہرہ مطہرہ وپیلی بھیت ورام پور وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا جو آج برادران اہل سنت کی خدمت میں حدائق بخشش حصہ سوم کی شکل وصورت میں پیش کر رہا ہوں (محمد محبوب علی خان ،مولانا۔حصہ سوم ص ۱۰)"

**{فیصلہ مقدسہ۔صفحہ نمبر 4۔دار النور دربار مارکیٹ لاہور}**

" قصیدۂ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ ام زرع والے مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کیے"

**{فیصلہ مقدسہ۔صفحہ نمبر 7۔دار النور دربار مارکیٹ لاہور}**





اسی طرح مولوی محبوب علی رضوی حدائق بخشش حصہ سوم کے بارے میں لکھتے ہیں:

" حدائق بخشش حصہ سوم یہ حاضر ہے۔شائقین ان کی زیارت سے مشرف ہوں۔اور دیکھیں کہ آداب شریعت کی پابندی کے ساتھ زبان کی پاکیزگی ،محاورات کی لطافت ،الفاظ کی فصاحت،کلام کی بلاغت،عبارت کی رنگینی ،مضامین کی دلکشی تشبیہات کی عمدگی ،استعارات کی خوبی،علمی اصطلاحات کی تلمیحیں،آیات و احادیث کے اقتباسات غرض شاعری کے تمام لوازم اور ساری خوبیاں سبھی تو جمع فرمادی ہیں"

**{حدائق بخشش ،حصہ سوم،صفحہ نمبر 7،شائع کردہ کتاب خانہ اہل سنت جامع ریاست پٹیالہ مطبوعہ نابھ سٹیم پریس نابھ}**

" افسوس کہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین دیوان گم ہو گئے۔جن میں ایک عربی تھا دوسرا فارسی اور تیسرا اردو،اور حدائق بخشش کے دو ہی حصے اس وقت تک طبع ہوئے۔اور اب خدا ورسول جل وعلا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم سے حدائق بخشش کا یہ تیسرا حصہ چھپ کر شائع ہوا ہے"

**{حدائق بخشش ،حصہ سوم،صفحہ نمبر 8،شائع کردہ کتاب خانہ اہل سنت جامع ریاست پٹیالہ مطبوعہ نابھ سٹیم پریس نابھ}**

پروفیسر مسعود صاحب جن کی تصدیق خود اوکاڑوی صاحب نے کی ہے اور اوکاڑوی صاحب کی اس کتاب پر بھی جن کی تصدیق موجود ہے اور اوکاڑوی صاحب نے جن پر ایک رسالہ بنام" مخدوم اہل سنت " لکھا ہے۔وہ حدائق بخشش حصہ سوم کے بارے میں لکھتے ہیں:

" چند اشعار رضا خان کے نقل کرنے کے بعد" احمد رضا خان۔حدائق بخشش حصہ



سوم،مطبوعہ بدایوں ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء"

تو اس سے معلوم ہوا کہ دیوان حصہ سوم احمد رضا خان کی زندگی میں شائع ہوا۔

اسی طرح اپنے ایک اور رسالے میں لکھتے ہیں:

" مولانا کفایت علی کافی محدث بریلوی کی ولادت کے تقریباً دو سال بعد ۱۸۵۸ء میں شہید کئے گئے مگر محدث بریلوی کو ان سے اتنی عقیدت ومحبت تھی کہ نعتیہ شاعری کا ان کو شہنشاہ کہتے ہیں اور خود کو ان کا وزیر اعظم (احمد رضا خاں: حدائق بخشش، مطبوعہ بدایوں، ج ۳،ص ۹۳، ۹۴)

**{محدث بریلوی 40،ادارہ مسعودیہ ناظم آباد کراچی}**

دیکھیے! جناب پروفیسر مسعود صاحب نے حدائق بخشش حصہ سوم کو احمد رضا بریلوی کا کلام مانا ہے۔پہلے حوالہ میں تو صراحتاً مانا ہے اور دوسرے حوالے میں اسی حدائق بخشش حصہ سوم کا حوالہ نقل کیا ہے اور مولوی احمد رضا کا نام بطور مصنف کے لکھا ہے۔لہذا یہ کہنا کہ یہ احمد رضا کا کلام نہیں جھوٹ اور دجل کے سوا کچھ نہیں۔

اور یہ بات کہنا'' چونکہ یہ حدائق بخشش حصہ سوم چونکہ احمد رضا کے مرنے کے بعد چھپا ہے اس لیے یہ احمد رضا کا کلام نہیں" بھی دفع الوقتی کے سوا کچھ نہیں۔اس لیے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ کلام بھی ان کی وفات کے بعد چھپا ہے۔تو کیا اس کے بارے میں یہ کہنا درست ہوگا کہ چونکہ یہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد چھپا ہے اس لیے ان کا کلام نہیں۔

ایک مشورہ مزید عرض خدمت سارے فتاویٰ رضویہ کو آگ لگا دیں کہ سب فاضل رضا خان کے بعد چھپا ہے ہم صراحت سے حوالہ پیش کر آئے ہیں کہ زندگی میں شائع ہوا تھا۔اوکاڑوی صاحب ان جھوٹے بہانوں کے ذریعے آپ اپنے آلہ حضرت کو



Scanned with CamScanner

لغت اٹھا کر مشکل الفاظ کے معانی دیکھ لیں یا کسی اچھی طرح اردو سمجھنے والے کو بتائیں وہ آپ کو ان کی تشریح کر دے گا۔اور یہ نقل کردہ اشعار مسلسل ہیں۔اور" علیحدہ " لکھنے سے ان اشعار کے گستاخانہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان اشعار میں" یا حمیرا" کا لفظ اس بات کی وضاحت کر دیتا ہے کہ یہ اشعار سیدہ وصدیقۂ کائنات کے لیے ہی کہے جا رہے ہیں۔اس لیے کہ یہ سیدہ کا وہ نام ہے جس سے سرکار دو عالم ﷺ انہیں پکارا کرتے تھے۔

اوکاڑوی صاحب کی اس بے ہودہ تاویل کو دیکھ کر قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دوسروں پر دن رات گستاخ گستاخ کا فتویٰ لگانے والے یہ" وہابی بریلوی غیر اسلامی " کس قدر گستاخ ہیں کہ جب ان کے سامنے ان کی واضح گستاخی پر مبنی اشعار پیش کیے جائیں تو ان کی ساری کوشش اس بات پر ہوتی ہے کسی طرح سے اپنے آلہ حضرت کو بچائیں۔

ان گندے اشعار کے دفاع میں اوکاڑوی صاحب کی کہی گئی باتوں کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) چونکہ یہ احمد رضا کی زندگی میں نہیں چھپا اس لیے یہ احمد رضا کا کلام نہیں۔

(۲) اس کو مرتب کرنے والے جناب محبوب علی خان صاحب اسکی پروف ریڈنگ نہیں کر سکے اور پریس والے بدمذہب تھے اس لیے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

"(۳) اس کو مرتب کرنے والے جناب محبوب علی خان صاحب نے اپنی طرف سے توبہ نامے بھی شائع کیے لیکن اہل سنت دیوبند والے انہیں پھر بھی معاف نہیں کرتے۔



جواب

آیئے! پہلے ہم بریلوی حضرات کی مستند کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ حدائق بخشش حصہ سوم احمد رضا کا کلام ہے یا نہیں؟

**ڈاکٹر حامد علی بریلوی لکھتے ہیں:**

" آپ کا تخلص رضا تھا آپ کا نعتیہ دیوان" حدائق بخشش " کے نام سے تین حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور تین چار ایڈیشن نکل چکے ہیں"

**{المیزان امام احمد رضا نمبر، صفحہ نمبر 447}**

مولانا عزیز الرحمٰن بہاولپوری بریلوی لکھتے ہیں:

" مولانا محبوب علی خاں قادری نے امام احمد رضا کا کلام متفرقات سے حاصل کر کے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع کر دیا، خود ان کا بیان ہے:

مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کلام جواب تک چھپا نہیں ہے بڑی کوشش وجانفشانی سے بریلی شریف و مارہرہ مطہرہ و پیلی بھیت ورام پور وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا جو آج براوران اہل سنت کی خدمت میں حدائق بخشش حصہ سوم کی شکل وصورت میں پیش کر رہا ہوں (محمد محبوب علی خان، مولانا۔حصہ سوم ص ۱۰)"

**{فیصلہ مقدسہ۔ صفحہ نمبر 4۔دار النور دربار مارکیٹ لاہور}**

" قصیدۂ مدحیہ سیدتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سات اشعار قصیدہ ام زرع والے مصنفہ حضرت علامہ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پرانی قلمی بوسیدہ بیاض سے نہایت احتیاط کے ساتھ نقل کیے"

**{فیصلہ مقدسہ۔ صفحہ نمبر 7۔دار النور دربار مارکیٹ لاہور}**





اسی طرح مولوی محبوب علی رضوی حدائق بخشش حصہ سوم کے بارے میں لکھتے ہیں:

" حدائق بخشش حصہ سوم یہ حاضر ہے۔شائقین ان کی زیارت سے مشرف ہوں۔اور دیکھیں کہ آداب شریعت کی پابندی کے ساتھ زبان کی پاکیزگی، محاورات کی لطافت، الفاظ کی فصاحت، کلام کی بلاغت، عبارت کی رنگینی، مضامین کی دلکشی تشبیہات کی عمدگی، استعارات کی خوبی، علمی اصطلاحات کی تلمیحیں، آیات و احادیث کے اقتباسات غرض شاعری کے تمام لوازم اور ساری خوبیاں سبھی تو جمع فرما دی ہیں"

**{حدائق بخشش، حصہ سوم، صفحہ نمبر 7، شائع کردہ کتاب خانہ اہل سنت جامع ریاست پٹیالہ مطبوعہ نابو سٹیم پریس نابو}**

"افسوس کہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین دیوان گم ہو گئے۔جن میں ایک عربی تھا دوسرا فارسی اور تیسرا اردو، اور حدائق بخشش کے دو ہی حصے اس وقت تک طبع ہوئے۔اور اب خدا ورسول جل وعلا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل وکرم سے حدائق بخشش کا یہ تیسرا حصہ چھپ کر شائع ہوا ہے"

**{حدائق بخشش، حصہ سوم، صفحہ نمبر 8، شائع کردہ کتاب خانہ اہل سنت جامع ریاست پٹیالہ مطبوعہ نابو سٹیم پریس نابو}**

پروفیسر مسعود صاحب جن کی تصدیق خود اوکاڑوی صاحب نے کی ہے اور اوکاڑوی صاحب کی اس کتاب پر بھی جن کی تصدیق موجود ہے اور اوکاڑوی صاحب نے جن پر ایک رسالہ بنام" مخدوم اہل سنت " لکھا ہے۔وہ حدائق بخشش حصہ سوم کے بارے میں لکھتے ہیں:

" چند اشعار رضا خان کے نقل کرنے کے بعد" احمد رضا خان۔حدائق بخشش حصہ



سوم، مطبوعہ بدایوں ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء"

تو اس سے معلوم ہوا کہ دیوان حصہ سوم احمد رضا خان کی زندگی میں شائع ہوا۔

اسی طرح اپنے ایک اور رسالے میں لکھتے ہیں:

" مولانا کفایت علی کافی محدث بریلوی کی ولادت کے تقریباً دو سال بعد ۱۸۵۸ء میں شہید کئے گئے مگر محدث بریلوی کو ان سے اتنی عقیدت ومحبت تھی کہ نعتیہ شاعری کا ان کو شہنشاہ کہتے ہیں اور خود کو ان کا وزیر اعظم (احمد رضا خاں: حدائق بخشش، مطبوعہ بدایوں، ج ۳، ص ۹۳، ۹۴)

**{محدث بریلوی 40، ادارہ مسعودیہ ناظم آباد کراچی}**

دیکھیے! جناب پروفیسر مسعود صاحب نے حدائق بخشش حصہ سوم کو احمد رضا بریلوی کا کلام مانا ہے۔پہلے حوالہ میں تو صراحتاً مانا ہے اور دوسرے حوالے میں اسی حدائق بخشش حصہ سوم کا حوالہ نقل کیا ہے اور مولوی احمد رضا کا نام بطور مصنف کے لکھا ہے۔لہذا یہ کہنا کہ یہ احمد رضا کا کلام نہیں جھوٹ اور دجل کے سوا کچھ نہیں۔

اور یہ بات کہنا'' چونکہ یہ حدائق بخشش حصہ سوم چونکہ احمد رضا کے مرنے کے بعد چھپا ہے اس لیے یہ احمد رضا کا کلام نہیں" بھی دفع الوقتی کے سوا کچھ نہیں۔اس لیے کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ کلام بھی ان کی وفات کے بعد چھپا ہے۔تو کیا اس کے بارے میں یہ کہنا درست ہوگا کہ چونکہ یہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد چھپا ہے اس لیے ان کا کلام نہیں۔

ایک مشورہ مزید عرض خدمت سارے فتاوی رضویہ کو آگ لگا دیں کہ سب فاضل رضا خان کے بعد چھپا ہے ہم صراحت سے حوالہ پیش کر آئے ہیں کہ زندگی میں شائع ہوا تھا۔اوکاڑوی صاحب ان جھوٹے بہانوں کے ذریعے آپ اپنے آلہ حضرت کو





نہیں بچا سکتے۔

اگلی بات کہ" جناب محبوب علی خان صاحب اس کی پروف ریڈنگ نہیں کر سکے"

تو یہ نرا دجل ہے اس لیے کہ پیچھے حوالہ گزر چکا ہے جس میں خود جناب محبوب علی خان صاحب کا بیان موجود ہے وہ خود کہہ رہے ہیں کہ:

" میں نے یہ اشعار بہت احتیاط سے نقل کیے"

اور یہ کہنا" پریس والے بدمذہب تھے شاید یہ کام انہوں نے کیا ہو" لیکن یہ بات بھی جھوٹ ہے۔کیونکہ اشعار کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاص امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے لکھے گئے ہیں۔

ایک بات اوکاڑوی صاحب نے یہ بھی کہی کہ" حدائق بخشش حصہ سوم کے مرتب نے توبہ نامے شائع کیے لیکن اہل سنت دیوبند والے پھر بھی اس پر اعتراض کرتے ہیں" تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ یہ کیسی انوکھی اور نرالی توبہ ہے کہ جرم احمد رضا نے کیا اور توبہ محبوب علی خان صاحب کریں۔جب تم جرم تسلیم ہی نہیں کرتے تو توبہ کس چیز کی کرتے ہو۔صرف عوام کی تنقید سے بچنے کے لیے۔یا تو مانو کہ واقعی احمد رضا سے یہ جرم ہوا ہے۔لیکن اس کو مانے بغیر ایسے بہانوں سے کام نہیں چلے گا۔یہ توبہ بھی اس وقت کی گئی جب سنی مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا؟ تو ان اعتراضات سے جان بچانے کے لیے یہ چور دروازہ نکالا گیا لیکن احمد رضا پھر بھی نہیں بچ سکا۔

محترم قارئین! آپ نے دیکھا کہ جب ہماری عبارات کی باری آتی ہے تو بریلوی کہتے ہیں کسی وضاحت اور تاویل کی ضرورت نہیں بس ہم نے کہہ دیا تمہاری عبارات کفریہ ہیں۔لیکن جب اپنی باری آتی ہے کتنے کتنے بہانے بناتے ہیں۔یہی ان کی اصلیت ہے کہ یہ ایک اصول دوسروں کے لیے تو بناتے ہیں لیکن خود کو اس سے مستثنیٰ



سمجھتے ہیں۔

محترم قارئین! آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا مرحوم جنید جمشید شہید سے لاعلمی میں کچھ غلط کلمات صادر ہو گئے اور جیسے ان کو اس بات کا ادراک ہوا تو انہوں نے فوراً اپنی بات کی تاویل کرنے کی بجائے فوراً علی الاعلان توبہ کی اور اللہ اور تمام مسلمانوں سے بھی اس پر معافی مانگی۔لیکن آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ ان بریلی کے بندروں نے ان کی توبہ کو قبول نہیں کیا اور ان کو اللہ کے راستے میں ملنے والی موت پر بھی جشن منایا اور اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔لیکن اپنے آلہ حضرت کے بارے میں جس نے صراحتاً گستاخی پر مبنی اشعار کہے اور بغیر توبہ کے اس دنیا سے گیا۔اس کے بارے میں تاویلیں کرتے ہیں۔آپ یہیں سے ان کے عشق رسول کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

## مروجہ میلاد کے حوالے سے حضرت اقدس گنگوہیؒ کے فتوائے میلاد اور مصنف جہانس پر گستاخی کے الزام کا جواب

صفحہ نمبر 121 سے لیکر 122 تک اوکاڑوی صاحب نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے مصنف جہانس پر یونہی گستاخی رسول کا الزام لگایا ہے۔دراصل مصنف جہانس نے پہلے بریلویوں کے مروجہ میلاد کے متعلق حضرت گنگوہیؒ کا فتویٰ نقل کیا ہے جس کی وضاحت اور اس پر اعتراض کا جواب پیچھے عرض کیا جا چکا ہے۔پھر اس نے مروجہ میلاد میں کی جانے والی بریلویوں کی خرافات میں سے ایک خرافات کا ذکر کیا ہے۔جسے اوکاڑوی صاحب نے گستاخی کہا ہے اوکاڑوی صاحب! اگر یہ گستاخی ہے تو گستاخ مصنف جہانس نہیں آپ کا مسلک اور اہل مسلک ہیں کہ آپ لوگ ۱۲ ربیع الاول کے دن



Scanned with CamScanner